صفحات 29

ناراضیوں کا علاج

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ،
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

ناراضیوں کا علاج

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 27 صَفْحات کا رِسالہ: "ناراضیوں کا عِلاج" پڑھ یا سُن لے اُسے دنیا و آخِرت کے رنج و غم سے بچا اور دونوں جہاں کی خوشیاں نصیب فرما۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''اللہ پاک کی خاطِر آپَس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اَگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جائیں۔''

(مُسْنَدِ اَبو یَعْلٰی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حسن و امامِ حسین کی صُلح کا ایمان افروز واقِعہ

صَحابیِ نبی حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پتا چلا کہ حضراتِ امامِ حَسَن و امامِ حُسین رضی اللہ عنہما کے درمیان کوئی ناراضی ہوگئی ہے تو میں نے نواسۂ رَسول حضرتِ امام حُسین رضی اللہ عنہ سے عَرض کی: لوگ آپ دونوں صاحِبان کو اپنا پیشوا (یعنی سردار) مانتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ آپ اپنے بھائی جان حضرتِ امام حَسَن رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اُن سے صُلح کر لیجئے کیونکہ آپ اُن سے عُمر میں چھوٹے ہیں۔ اِس پر حضرتِ امام حُسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالی شان نہ سُنا ہوتا کہ ''(صُلح میں) پَہَل کرنے والا جنّت میں بھی پہلے جائے گا''[1] تو میں ضَرور اُن کی خدمت میں حاضِر ہوتا مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اُن سے پہلے جنّت میں جاؤں۔ حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ عنہ کے پاس حاضِر ہوا اور اُنہیں سارا واقِعہ بتایا تو نواسۂ رسول حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صَدَقَ اَخِیْ یعنی ''میرے بھائی نے سچ کہا'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے بھائی حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اُن سے صُلح کر لی۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۲۳۸ سے خلاصہ)

اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم۔

[1]: الزھد ص ۲۵۳ حدیث ۷۲۶ ۔

صَدقہ حَسن حُسین کا یاربِّ مصطفٰے
کر دے مُعاف ہر خطا یاربِّ مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جنّت کی طرف پَہَل کرنے کا نُسخہ

اے عاشقانِ صَحابہ واہلِ بَیت! اِس ایمان افروز واقِعے سے دَرس ملا کہ اگر کسی

سے ناراضی ہو بھی جائے تو ہمیں دل مَضْبوط کرکے صُلْح کرنے کیلئے پہلے آگے بڑھ جانا چاہئے، میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ آپس میں ناراض دو بھائیوں کو صُلْح کرلینے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''آپ دونوں میں سے جو ملنے (یعنی صُلْح کرنے) میں پَہَل کرے گا وہ جنّت کی طرف پَہَل کرے گا۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۳۵۸، سے خلاصہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شیطان آپس میں لڑواتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شیطان مَرْدُود مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتا، لڑواتا اور قَتْل و غارت گری کرواتا ہے نیز انہیں صُلْح (PEACE) پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی نیک دل شَخْص بیچ میں پڑ کر ان میں صُلْح کروا بھی دے تب بھی طرح طرح کے وَسوسے ڈال کر انہیں اُکساتا اور بھڑکاتا ہے۔ شیطانِ مکّار کے وار سے خبردار کرتے ہوئے پارہ 15 سُوْرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل کی 53 ویں آیَت میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بے شک شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔

اللہ پاک پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ آیت 91 میں فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ

آسان ترجَمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے۔

سب صُلح وصفائی کے ساتھ رہیں

جن گھروں میں آپسی ناراضیوں کا سلسلہ ہو، ماں بیٹی، باپ بیٹے، بھائی بہن، ساس بہو، نند بھاوَج اور دیگر رشتے داروں میں آپس کے اندر ناراضیاں ہوں، پڑوسیوں کے ساتھ اَن بَن ہو، دوستوں میں لڑائی ٹھَن گئی ہو، خاندان و قبیلے آپس میں ٹکرا گئے ہوں، بازار میں جو دکاندار آپس میں ایک دوسرے کی کاٹ میں مصروف ہوں ان سب مسلمانوں کو اللہ پاک کی رضا کیلئے پکّی صُلح کر کے مل جل کر شیطان کے پھوٹ ڈلوانے والے تباہ کار وار کو بے کار بنا دینا چاہئے، یقیناً آپس کے فسادات میں دنیا و آخرت کے بے شُمار نُقصانات ہیں۔ جو عاشِقانِ رسول آخر تک یہ رسالہ پڑھ یا سُن لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپسی ناراضیوں سے بچنے اور مُعافی و دَرگزر سے کام لینے کا ذِہن بن جائے گا۔

غصّہ فساد کی جڑ ہے

بات بات پر جذبات میں آجانے والا غُصیلا (یعنی غُصّے والا) شخص اکثر فسادات کا باعِث بن جاتا ہے، غُصّے والوں کو خبردار ہو جانا چاہئے کہ نَفْس کے سبب آنے والے غُصّے میں بے قابو ہو کر اللہ کریم کی نافرمانی والا کام کر کے کہیں جہنَّم کے گہرے گڑھے میں نہ جا پڑیں۔

غُصّے کی تعریف (DEFINITION)

غضب یعنی "غُصّے" کے معنٰی ہیں: ثَوَرَانُ دَمِ الْقَلْبِ اِرَادَةَ الْاِنْتِقَام۔ یعنی "بدلہ لینے کے اِرادے کے سبب دل کے خون کا جوش مارنا۔" (المفردات ص۶۰۸) حضرتِ الحاج مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "غَضَب یعنی غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفْع (یعنی دُور) کرنے پر اُبھارے۔" (مراۃ المناجیح ج۶ ص۶۵۵)

جہنَّم کا مخصوص دروازہ

اللہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مُحمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "جہنَّم کا ایک دروازہ ہے، جس سے وہی لوگ داخِل ہوں گے جن کا غُصّہ اللہ پاک کی نافرمانی کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔" (شعب الایمان ج۶ ص۳۲۰ حدیث ۸۳۳۱)

سُن لو! نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر اُن کو
نَفْس کے واسطے "غُصّہ" جو کیا کرتے ہیں (وسائلِ بخشش ص۲۹٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مالک بن دینار کے غُصّہ پی جانے کی برکت (واقِعہ)

حضرتِ مالِک بِن دینار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک مکان کرائے (یعنی رینٹ۔ RENT) پر لیا۔ اُس مکان سے بِالکل ملا ہوا ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی دشمنی کی بنیاد پر "پرنالے" (یعنی چھت کا پانی باہر گرانے کی موری) کے ذَرِیعے گندہ پانی آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے

مُبارک مکان میں ڈالتا رہتا۔ مگر آپ خاموش ہی رہتے۔ آخرکار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عرض کی: جناب! میرے پرنالے سے گرنے والی گندگی کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ نے بڑی نرمی کے ساتھ فرمایا: ''پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھو ڈالتا ہوں۔'' اُس نے کہا: آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجود **غُصّہ** نہیں آتا؟ فرمایا: آتا تو ہے، مگر پی جاتا ہوں کیونکہ (قراٰنِ کریم کے پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 134 میں) خدائے رحمٰن کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے مَحَبَّت فرماتا ہے۔

جواب سُن کر وہ یہُودی مسلمان ہوگیا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ص ٤٥)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

غُصّے سے بُغض وکینہ پیدا ہوتا ہے

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! نرمی کی کیسی برکتیں ہیں! نرمی سے مُتَأَثِّر ہو کر وہ یہُودی مسلمان ہو گیا۔ غُصّے کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے بُغض وکینہ

Go To Index

(یعنی عَداوت و دشمنی) پیدا ہوتا ہے جس سے بعض اوقات قتل و غارت گری تک بھی نوبت پُہنچ جاتی ہے۔

کینے کی تعریف (DEFINITION)

اَلْحِقْدُ : اَنْ یُّلْزِمَ نَفْسَهُ اسْتِثْقَالَ اَحَدٍ وَّ النِّفَارَ عَنْهُ ، وَ الْبُغْضَ لَهٗ وَ اِرَادَةَ الشَّرِّ ۔ یعنی: ''کسی شخص کے خِلاف دل میں نفرت، نا گواری اور دشمنی و بُغض رکھنا اور اس کا بُرا چاہنا کینہ کہلاتا ہے۔'' (الحدیقة الندیة ج ٣ ص ٧٨)

کینہ وعَداوت کی تباہ کاریاں پڑھیے اور خوفِ خداوندی سے لرز یئے:

مغفِرت میں رُکاوٹ

مشہور صَحابی حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں یعنی پیر اور جمعرات کے دن، پھر عَداوت رکھنے والے دو بھائیوں کے علاوہ ہر مؤمن کو بخش دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مل جائیں۔'' (مسلم ص ١٣٨٨ حدیث ٢٥٦٥)

عَداوت رکھنے والے کی شامت

صَحابیِ نبی حضرت مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''شَعْبان کی پندرھویں شب میں اللہ پاک اپنے بندوں کو رَحمت کی نظر سے دیکھتا اور سب کو بَخش دیتا ہے لیکن مُشرِک و عَداوت رکھنے والا نہیں

www.dawateislami.net

بخشا جاتا۔“ (ابن ماجه ج ٢ ص ١٦١ حديث ١٣٩٠)

بِلاوجہِ شَرعی قطعِ تعلُّق گُناہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حکمِ شریعت کے بَغیر فقط ذاتی ناراضی کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعلُّقات خَتْم کردینا گُناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چُنانچِہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”مسلمان سے بِلاوجہِ شَرَعی کینہ وبُغض رکھنا حرام ہے اور بِلا مَصْلَحَتِ شَرعِیّہ تین دن سے زیادہ ترکِ سلام وکلام (یعنی سلام وبات چیت چھوڑ دینا) بھی حرام ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ ج٦ ص٥٢٦) حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کریم کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے، جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مرگیا تو جہنَّم میں داخِل ہوا۔“

(ابو داوٗد ج ٤ ص ٣٦٤ حديث ٤٩١٤)

تین قِسم کے اَفراد

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”تین قسم کے اَفراد کی نمازیں ان کے سَر سے ایک بالِشت بھی نہیں اُٹھتیں ﴿١﴾ قوم کا وہ امام جسے لوگ پسند نہیں کرتے ﴿٢﴾ وہ عورَت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر ناراض ہو ﴿٣﴾ وہ دو بھائی جو (شریعت کی اجازت کے بَغیر

آپَس میں ناراض ہیں۔'' (اِبنِ ماجہ ج۱ص۵۱٦حدیث۹۷۱)

عیب چُھپانے کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یادر کھئے! بلا اجازتِ شَرعی آپَس کی ناراضی کے باعِث عُموماً دونوں طرف کے اَفراد کے مابین (یعنی آپَس میں) بدگمانیوں، غیبتوں، چغلیوں اور تہمتوں وغیرہ جیسے جہنَّم میں پہنچانے والے گُناہوں کا سلسلہ رَہتا ہے۔آپَس کی ناراضیوں کے باعِث ایک دوسرے کے **عیب اُچھالنے** کا گناہ بھی بَہُت کیا جاتا ہےلہٰذا سَخت اِحتِیاط کی حاجَت ہے۔اگر کسی مسلمان کا **عیب** معلوم ہوجائے تو اسے چُھپا دینا ضَروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه مسلمان کے **عیب** چھپانے میں بڑا ثواب ملتاہے جیسا کہ حضرتِ عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے کسی کا **پوشیدہ** (یعنی چھپاہوا) **عیب** دیکھ کر چُھپایا تو یہ ایسا ہے گویا اُس نے زندہ دَفن کی ہوئی بچّی کو زندہ کیا۔''

(معجم اوسط ج٦ ص٩٧ حديث ٨١٣٣)

عیب کی وَضاحت!

حضرتِ الحاج مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِس حدیثِ پاک کی جو وضاحت فرمائی ہے اس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ وہ عیب جو کسی مسلمان کے حَق سے مُتعلِّق نہ ہو اور یہ شَخْص اسے لوگوں سے چُھپانا چاہتا ہو، بعض شارِحین (یعنی حدیثوں کی شرح کرنے والے عُلَما) نے فرمایا کہ اس سے مُراد مسلمان مرد یا عورت کا سَتْر ہے یعنی

کسی کو ننگا دیکھے تو اسے کپڑا پہنا دے، ہوسکتا ہے کہ دونوں ہی مُراد ہوں ۞ اس طرح کہ (کسی کا عیب دیکھ کر) خود اس سے کہہ دے کہ دیکھ! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ پھر تیری خیر نہ ہوگی اور لوگوں سے (اس کا عیب) چُھپالے تاکہ تبلیغ بھی ہو جائے اور مسلمان کی پردہ پوشی بھی لیکن اگر یہ شخص کسی (کے) قتل یا (کسی کو) نقصان (پہنچانے) کی خُفیہ سازش کر رہا ہے تو ضرور اس کی اِطلاع اُس (یعنی جسے یہ نقصان پہنچانا چاہتا ہے) کو کر دے تاکہ وہ نقصان سے بچ جاوے یا اگر یہ شخص عادی مجرِم بن چکا ہے تو اس کا اِعلان کر دے۔ لہٰذا اس فرمانِ عالی کا یہ مقصد نہیں کہ خُفیہ چور، قاتل کے جُرم چُھپاؤ، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کا فرمان نہایت ہی جامع ہوتا ہے ۞ یعنی اس پردہ پوشی (یعنی عیب چھپانے) کا ثواب ایسا ہے جیسے کسی زندہ دَفن شدہ بچّی کو قبر سے نکال کر اس کی جان بچالینا کیونکہ مسلمان کی آبرو (یعنی عزّت) اس کی جان کی طرح قابلِ احترام ہے۔ بہرحال مسلمان کی جاتی ہوئی عزّت بچانا بڑا ہی ثواب ہے مگر وہ قُیُود (یعنی وضاحتیں) خیال میں رہیں جو ہم نے عرض کیں۔ (مراۃ المناجیح ج۶ص۵۷۰)

مسلمان کیسا ہونا چاہیے؟

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُاللّٰہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللّٰہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ اور جو اپنے بھائی کی حاجت (یعنی ضَرورت) پوری کرے اللّٰہ پاک اس کی حاجت (یعنی

ضَرورت) پوری کرتا ہے۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے اللہ پاک قیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی **عیب پوشی** کرے (یعنی عیب چُھپائے) تو اللہ پاک قِیامت کے دن اُس کی **عیب پوشی** فرمائے (یعنی عیب چُھپائے) گا۔" (مُسلِم ص ١٣٩٤ حدیث ٦٥٨٠)

عیب چُھپاؤ، جنّت پاؤ

صَحابیِ نبی حضرتِ ابو سعید خُدْری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، محمّدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اُس کی **پردہ پوشی** کردے (یعنی چُھپادے) تو وہ جنّت میں داخِل کردیا جائے گا۔"

(مُسند عَبْد بن حُمَیْد ص ٢٧٩ حدیث ٨٨٥)

جب لڑائی ٹَھن جاتی ہے

آپَس کی ناراضی کے باعِث بسا اوقات ایک دوسرے کی بکثرت غیبت کی جاتی ہے۔ غیبت گناہِ کبیرہ، حرام و جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جب دلوں میں ناراضی اثر جماتی اور آپس میں لڑائی ٹَھن جاتی ہے تو کبھی **غیبتوں اور تہمتوں** کا سیلاب اُمڈ آتا اور غیبت کرنے سننے والوں کو سُوئے جہنّم ہنکاتا ہے۔ اِس سلسلے میں سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو ارشادات سُنئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے:

(1) غیبت کا عذاب

میں شبِ مِعْراج ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں

سے چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: ''یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی ان کی غیبت کرتے) اور ان کی عزّت خراب کرتے تھے۔'' (ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٨)

غیبت کی تعریف (DEFINITION)

کسی (زندہ یا مُردہ) شخص کے پوشیدہ (یعنی چُھپے ہوئے) عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اُس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۳۲)

(2) تُہمت کا عذاب

''**جو** شخص کسی مسلمان پر ''بُہتان'' (یعنی تُہمت) لگائے (یعنی ایسی چیز کہے جو اُس میں نہیں) تو **اللہ** پاک اسے رَدْغَۃُ الْخَبال میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔'' (ابوداوٗد ج ۳ ص ٤٢٧ حدیث ٣٥٩٧) (رَدْغَۃُ الْخَبال جہنّم میں ایک مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا) بیان کی ہوئی حدیثِ پاک کے اس حصّے: ''یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے'' کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدُ الْحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اس گُناہ سے توبہ کے ذریعے نکل جائے، یا جس عذاب کا وہ حقدار ہو چکا ہے اُسے بھگتنے کے بعد (تُہمت کے گناہ سے) پاک ہو جائے۔ (اشعۃُ اللّمعات ج ۳ ص ۲۹۰)

بددُعا دینا انتِقام ہے

یاد رکھئے! اپنے اُوپر ظلم کرنے والے کے حق میں بددُعا کر دینا انتِقام (یعنی بدلہ لینا) ہے، مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس نے ظالم پر بددُعا

کی اُس نے اپنا بدلہ لے لیا۔‘‘ (ترمذی ج ٥ ص ٣٢٤ حدیث ٣٥٦٣)

جھگڑے سے بچنے کی فضیلت

اپنے نَفْس کی خاطِر جھگڑنے سے مسلمان کو بچنا چاہئے حتّٰی کہ کوئی دل آزاری کر بیٹھے تب بھی بَحْث و تکرار سے بچ کر دَرگُزر سے کام لیتے ہوئے جھگڑے سے دور رہنے ہی میں بَھلائی ہے۔ **فرمانِ آخری نبی** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ’’جو حق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔‘‘

(ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٣٢ حدیث ٤٨٠٠)

مسلمان کسے کہتے ہیں؟

مسلمانوں کو آپَس میں جھگڑنے سے کیا واسِطہ! یہ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ ہوتے ہیں چُنانچہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: (پورا) **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل یعنی پورا) مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے **اللّٰہ** پاک نے منع فرمایا ہے۔ (بُخاری ج ١ ص ١٥ حدیث ١٠)

اِس حدیثِ پاک کی وضاحت میں حضرتِ الحاج مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ’’**کامِل** (یعنی پورا) **مسلمان** وہ ہے جو لُغۃً شَرعاً (یعنی لغوی و شَرعی اعتبار سے) ہر طرح مسلمان ہو وہ مومن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طَعنہ، چُغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔‘‘ مزید فرماتے ہیں کہ ’’**کامِل مہاجر** وہ

مسلمان ہے جو ترکِ وطن کے ساتھ ترکِ گُناہ بھی کرے، یا گُناہ چھوڑنا بھی لُغَۃً (یعنی لُغوی معنٰی کے لحاظ سے) ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔'' (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۲۹)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے اسے تکلیف پہنچے۔ (الزُّهْد لِابن المُبارَك ص ٢٤٠ حديث ٦٨٩) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ٣٩١ حديث ٥٠٠٤)

ایذائے مسلم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً حُقُوقُ الْعِباد کا مُعاملہ بڑا نازُک ہے، مگر آہ! آج کل بے باکی کا دَور دَورہ ہے، عوام تو عوام بعض اوقات خاص نظر آنے والے بھی اس کی طرف سے غافِل رہتے ہیں، غصّے کے (بے جا اظہار) کا مرض عام ہے، غصّے کی وجہ سے اکثر خواص (یعنی خاص صاحِبان) بھی لوگوں کی **دل آزاری** کر بیٹھتے ہیں اور اِس گناہ کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی۔ یقیناً کسی مسلمان کی بِلا وجہِ شَرعی دل آزاری کبیرہ گناہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ، وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ'' یعنی: جس نے (بِلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔

(معجم اوسط ج ٢ ص ٣٨٧ حديث ٣٦٠٧)

اللہ پاک و رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینا کُفّار کا بَہُت ہی بُرا طریقہ ہے، اللہ کریم پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا(۵۷)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بے شک جو اللہ اور اُس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دُنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے اُن کیلئے رسوا کردینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۷)

بُرا چرچا کرنا باعثِ عذاب ہے

خاص کر مُبَلِّغ اور خُصوصاً بِالْخُصوص سُنّی عالم کی کسی خامی یا خطا کو کسی پر ظاہر کرنا، لوگوں میں اس کو عام کرنا نیکی کی دعوت اور اسلام کی تبلیغ کے مُعامَلے میں بَہُت بُرا اور دُنیا و آخِرت کے لیے سَخْت نُقصان دہ ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اور اہلِ سنّت سے بتقدیرِ اِلٰہی جو ایسی لغزشِ فاحِش (یعنی سخت بھول) واقع ہو اُس کا اِخْفا (چھپانا) واجِب ہے کہ مَعَاذَ اللہ لوگ اُن سے بد اِعْتِقاد (یعنی بدظن) ہوں گے تو جو نَفْع اُن کی تقریر اور تحریر سے اسلام و سُنَّت کو پہنچتا تھا اس میں خَلَل واقِع ہوگا، اِس کی اِشاعَت (یعنی عام کرنا)، اشاعَتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) ہے اور اِشاعَتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) بَنَصِّ قراٰنِ عظیم حرام۔ قَالَ اللّٰهُ تعالٰی (یعنی اللہ پاک فرماتا ہے):

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ (پ۱۸،النور:۱۹)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دَردناک عذاب ہے۔

خُصُوصاً جب کہ وہ بندگانِ خدا حَق کی طرف بے کسی عُذر و تأمُّل کے (یعنی حیلے بہانوں کے بِغیر) رُجوع فرما چکے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ”مَنْ عَیَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَهٗ“ جس نے اپنے بھائی کو کسی گُناہ کی وجہ سے عار دلایا (یعنی شرمندہ کیا) وہ مرنے سے قبل اُسی گناہ میں مبتَلا ہو گا۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٢٢٦ حدیث ٢٥١٣ | فتاوٰی رضویہ ج ٢٩ ص ٥٩٤)

بعض لوگ بہت جھگڑا الوطبیعت کے مالِک ہوتے ہیں، خوامخواہ تنقیدیں کرتے، بال کی کھال اتارتے اور بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کیلئے اِیذا کا باعث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 30 سُوْرَةُ الْبُرُوْج کی 10 ویں آیتِ مبارکہ میں اللہ ربُّ الْعِباد کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِؕ ⑩

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کیلئے جہنّم کا عذاب ہے اور ان کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

Go To Index

فِتنہ جگانے والے پرلعنت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ”فِتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر اللہ پاک کی لعنت جو اس کو بیدار کرے۔“ (الجامِعُ الصَّغِير ص ٣٧٠ حديث ٥٩٧٥ ، تاريخ قزوين للرافعي ج ١ ص ٢٩١)

دُشمن کو دوست بنانے کا قُراٰنی نُسخہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یاد رکھئے کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں، پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سُلوک کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ مَحبَّت بھرے سُلوک کی کوشِش فرمایئے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم اس کے عُمدہ نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجا ضَرور ٹھنڈا ہوگا۔

خُدائے پاک کی قسم! وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ظُلم کرنے والے کو مُعاف کر دیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب قراٰنِ کریم میں موجود ہے، چُنانچِہ پارہ 24 سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (۳۴)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کردو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہوجائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے۔

www.dawateislami.net

حُسنِ سُلوک کا نتیجہ

حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''خزائنُ العِرفان'' شریف میں بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مَثَلًا غُصّے کو صَبْر سے، جَہْل کو حِلْم (یعنی جہالت کو نرمی) سے، بدسُلوکی کو عَفْو (درگزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تو مُعاف کر۔ (تو) اس خَصْلت کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دشمن دوستوں کی طرح مَحبَّت کرنے لگیں گے۔ **شانِ نُزُول**: کہا گیا ہے کہ یہ آیت اَبو سُفیان کے حق میں نازِل ہوئی کہ باوُجود ان کی شدّتِ عَداوت (یعنی سخت دشمنی) کے نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ساتھ سُلوکِ نیک کیا، اِن کی صاحِب زادی (حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا) کو اپنی زَوجیت کا شَرَف عطا فرمایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ الْمَحَبَّت یعنی سچّے مَحبَّت کرنے والے جاں نِثار (صحابی) ہو گئے۔ (خزائن العرفان ص ٨٨٤، التفسیر الوسیط للواحدی ج ٤ ص ٣٦)

بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی دو مثالیں

﴿1﴾ عام مُعافی کا اعلان

فتحِ مکّۂ مکرَّمہ کے موقع پر وہاں کے سردارانِ قُریش اور عام لوگ حرمِ کعبہ میں جمع تھے، یہ لوگ وُہی تھے جو مسلسل 21 برس سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جانی دشمن رہے تھے، سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابہ وصَحابیات عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو بہت زیادہ ستایا تھا، اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو

ہجرت کرجانے پر مجبور کر دیا تھا، یہ وُہی ظالم لوگ تھے جنہوں نے اسلام و مسلمین کو ختم کرنے کیلئے ایمان والوں پر حملے کیے اور کئی لڑائیاں لڑ چکے تھے اور آج یہ لوگ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک زَبان سے اپنی قسمت کا فیصلہ سننے کے لئے سَر جُھکائے حاضِر تھے۔ **سرکارِ دو عالَم** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لوگوں سے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے! میں تم سے کیسا سُلوک کرنے والا ہوں!'' لوگوں نے عرض کیا: ''اچّھا سُلوک فرمائیں گے۔'' رَحمت والے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں وہ کہوں گا جو یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) نے کہا تھا:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَؕ-یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘-وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ(۹۲)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، **اللہ** تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ (پ۱۳، یوسف:۹۲)

(السنن الکبری للبیهقی ج۹ ص۱۹۹ حدیث۱۸۲۷۵ ملخّصاً)

خار چبھانے والوں کو بھی پھولوں کا انعام دیا
آپ نے خون کے پیاسوں کو بھی راحت کا پیغام دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿2﴾ مارنے والے کو مُعاف کردیا

کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا اور مشہور عاشقِ رسول حضرتِ امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ پر مدینے شریف کا گورنر جعفر بن سُلَیمان ناراض ہوا اور **بطورِ سزا** حضرتِ امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو

www.dawateislami.net

کوڑے لگائے گئے (جب جب کوڑا لگتا آپ کی زَبانِ پاک سے یہ دُعا نکلتی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ یعنی: یااللہ پاک! ان لوگوں کو مُعاف فرمادے کہ یہ حقیقت سے بے خبر ہیں۔(1)) یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ لوگ اسی حالت میں آپ کو گھر لائے، ہوش میں آتے ہی آپ نے فرمایا: ''لوگو! گواہ رہو کہ میں نے اپنے مارنے والے کو مُعاف کردیا۔''(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ج۲ص ۵۱) **اللہ رَبُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

(1): ترتیبُ المَدارِك للقاضی عِیاض ج ۱ ص ۱۲۵۔

سلام اُن پر برائے نفس جو بدلہ نہ لیتے تھے
سلام ان پر جو دشمن کو دعائے خیر دیتے تھے

مُعافی کے مُتعلّق ارشادِ الٰہی

عَفْو ودَرگزر کے مُتعلِّق پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت 199 میں ارشاد ہوتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ(۱۹۹)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: اے حبیب! مُعاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حُکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

جنّت پانے کے تین نُسخے

حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ پاک (قِیامت کے دن) اُس کا حِساب بہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ

علیہ واٰلہٖ وسلّم وہ باتیں کون سی ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تم سے تعلُّق توڑے تم اس سے مِلاپ کرو (یعنی تعلُّق جوڑو) ﴿۲﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظُلم کرے تم اس کو مُعاف کردو۔

(معجم اَوسَط ج ۱ ص ۲٦۳ حدیث ۹۰۹)

بہادُری

حضرت ابو عبدُ اللّٰہ محمد بن احمد مُقْرِی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''اپنے دشمن سے اچّھا سُلوک کرنا، ناپسندیدہ شخص پر مال خرچ کرنا اور جو شخص دل کو اچّھا نہ لگے اُس سے اچّھے تعلُّقات رکھنا بہادُری ہے۔'' (طبقات الصوفیہ للسلمی ص ۳۷۸)

اللہ کریم صُلح کروائے گا

اللہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: میرے دو اُمَّتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دوزانو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: ''یااللہ پاک! اس سے میرا انصاف دلا کہ اِس نے مجھ پر ظُلم کیا تھا۔'' اللہ پاک مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والے) سے فرمائے گا: اب یہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے، اس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (مُدَّعی) عرض کرے گا: میرے گُناہ اِس کے ذِمّے ڈال دے۔ اِتنا ارشاد فرما کر رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم رو پڑے۔ فرمایا: وہ دن بَہُت عظیم دن ہوگا، کیونکہ اس وَقْت (یعنی بروزِ قِیامت) ہر ایک اس بات کا ضَرورت مند ہوگا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربّ! میں اپنے سامنے سونے کے شہر اور

مَحلّات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں، یہ کس نبی یا صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو اِن کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: تو ادا کرسکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: وہ کس طرح؟ اللہ پاک فرمائے گا: اِس طرح کہ تو اپنے بھائی کے حُقُوق مُعاف کردے۔ بندہ عرض کرے گا: یا اللہ پاک! میں نے حُقُوق مُعاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اِکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو اور مخلوق میں صُلْح کرواؤ کیونکہ اللہ پاک بھی قِیامت کے دن مسلمانوں میں صُلْح کروائے گا۔ (اَلْمُستَدرَک ج۵ ص۷۹۵ حدیث۸۷۵۸)

اے عاشقانِ رسول! بیان کی گئی حدیثِ پاک مسلمانوں کے درمیان صُلْح (PEACE) کروانے کی سُنّتِ الٰہی اور صُلْح کی ترغیب دلانے کی سنّتِ نَبَوِیّہ کی خوشبوؤں سے مہک رہی ہے۔ اللہ کریم آپس میں صُلْح صفائی کروانے کی ترغیب دلاتے ہوئے پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت کی دسویں آیتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠ (۱۰)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صُلْح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

صُلْح کروانا سُنّت ہے

حکمِ قراٰنی کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ

www.dawateislami.net

والہٖ وسلّم کی مُبارک سُنّت بھی ہمیں صُلح کروانے کا عملی نَمُونہ عطا فرما رہی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ "خَزائِنُ الْعِرفان" صَفْحَہ 949 پر لکھتے ہیں: نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم (سواری کے جانور) دراز گوش پر کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ انصار کے پاس سے گزر ہوا، وہاں کچھ دیر توقُّف فرمایا (یعنی ٹھہرے)، اِس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو اِبنِ اُبَیْ نے ناک بند کر لی۔ حضرتِ عبدُ اللّٰہ بِن رَوَاحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حُضُور (صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم) کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ حُضُور (صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم) تو تشریف لے گئے۔ ان دونوں کی بات بڑھ گئی اور دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ سرکار صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم واپس تشریف لائے اور دونوں میں صُلح کروادی۔ اس مُعاملے میں یہ آیت نازِل ہوئی:

وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ (پ۲۶، الحجرات:۹)

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں صُلح کرا دو۔

(خزائن العرفان ص۹۴۹، تفسیرِ کشاف ج۴ ص۳۶۴)

ایک اور مقام پر صُلح کی ترغیب دلاتے ہوئے پارہ 5 سُوْرَةُ النِّسَآء کی آیت 128 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الصُّلْحُ خَیْرٌؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور صُلح بہتر ہے اور دل کو لالچ کے قریب کر دیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

Go To Index

صُلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے

بُخاری شریف میں ہے: صَحابیِ رسول حضرت سَہل بن سَعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قُبا میں بنی عَمْرو بن عَوف کے لوگوں میں کچھ جھگڑا ہوگیا تھا تو نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کچھ صحابہ کے ساتھ ان کے درمیان صُلْح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۱۰ حدیث ۱۲۱۸)

امامِ حسن رضی اللہ عنہ نے صُلح کروائی

ان آیاتِ مُبارَکہ پر عمل اور صُلْح کروانے کی سنّت کے خوش نُما رنگ سے ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین کی مُبارَک سیرت خوب رنگی ہوئی ہے۔ یہ مُبارَک حضرات مسلمانوں میں صُلْح و اَمْن کے **پھول** کھلانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے۔ چُنانچہ اس کی ایک روشن مِثال، حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجْتَبٰی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کے بارے میں ہمارے رَحْمت والے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمادیا تھا: "میرا یہ بیٹا سیِّد (یعنی سردار) ہے اور **اللہ** پاک اس کے ذَرِیعے مسلمانوں کے دو گروہوں (یعنی دو گروپس) میں صُلْح کروائے گا۔" (بُخاری ج ۲ ص ۵۰۹ حدیث ۳۶۲۹)

چُنانچِہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے والِدِ ماجِد مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد **6** ماہ اور چند دن مَنْصَبِ خِلافت پر فائز رہے اور پھر مسلمانوں کے دو گروہوں (یعنی دو گروپس) میں صُلْح کروانے کیلئے خِلافت جیسے عظیم مَنْصَب سے خود ہی فراغت حاصِل فرمائی۔

www.dawateislami.net

نفل نماز و خیرات سے افضل کام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اِصلاح بَیْنَ النَّاس (یعنی لوگوں کے درمیان صُلْح کرواؤ) کے مُطابِق عمل کرنا ایک انتہائی عظیم کام ہے۔ چُنانچہ حضرت ابو دَرْداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں روزے، صَدَقہ اور نماز سے افضل کام کی خبر نہ دوں؟ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ کام آپس میں صُلْح کروادینا ہے۔ اور آپس کے مُعاملے کا بگاڑ مونڈنے والا (کام) ہے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٢٨ حدیث ٢٥١٧)

شَرْحِ حدیث: مِرْآت میں ہے: یہاں نفلی روزے، نفلی صَدَقہ (اور) نفلی نماز مُراد ہے نہ کہ فرائض۔ اور اس حصّے: ''اور آپس کے مُعاملے کا بگاڑ مونڈنے والا (کام) ہے'' کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی مسلمانوں کے آپس کے تعلّقات خراب کردینا، ان میں دشمنی ڈال دینا، بھلائیوں، ثوابوں کو فنا (یعنی خَتْم) کردینے والی چیز ہے، اس کی نُحوست سے انسان روزہ، نماز کی لذّت بلکہ خود روزے، نماز وغیرہ دیگر عبادات سے محروم ہو جاتا ہے۔ (مِرآت ج ٦ ص ٦١٤ سے خلاصہ)

ہر لفظ کے بدلے ثواب

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو شخص دو آدمیوں کے دَرمیان صُلْح کرائے، اللہ پاک اس کے مُعامَلات دُرُست کردیتا ہے اور اسے ہر لفظ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور وہ یوں واپس آتا ہے کہ اس کے پچھلے گُناہ مُعاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

(الترغیب والترھیب للاصبھانی ج ١ ص ١٥٥ حدیث ١٨٦)

www.dawateislami.net

Go To Index

اچّھا اسلامی بھائی کون؟

دیکھا آپ نے! لوگوں میں صُلْح کروادینا کیسا فضیلت وعظمت والا کام ہے۔ تو وہ کتنا اچّھا اور بھلا انسان ہے جو اپنے چھوٹوں پر شَفْقَت کرتا اور اپنے بڑوں کی عزّت کرتا، اور ہر کسی کی بھلائی چاہتا اور سب کی خیر خواہی کرتے ہوئے اپنے پاکیزہ کردار و نیک گفتار (یعنی اچّھی گُفتگو) سے مسلمانوں کی آپَسی ناراضیاں دور کروانے اور ان میں صُلْح کروانے کیلئے ہمیشہ کوشش کرتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

”صُلْح میں خیر ہی خیر ہے“ کے سولہ حُروف کی نسبت سے 16 نیّتیں

دو مَدَنی پھول: (۱) اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے (۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔ پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ نے یہ رسالہ **”ناراضیوں کا علاج“** پورا پڑھ لیا ہے تو غالباً دل نے چوٹ کھائی ہوگی، ہمّت کیجئے اور **اللہ** پاک کی رضا کی خاطر نیچے لکھی ہوئی 16 نیّتیں کر لیجئے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی ”مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“ (مُعْجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث٥٩٤٢)

(1) اپنے ناراض اسلامی بھائیوں اور (2) رُوٹھے ہوئے رِشتے داروں سے خود آگے بڑھ کر رِضائے الٰہی کے لیے صُلْح کرلوں گا (3) پچھلی خطاؤں پر کسی کو شرمندہ نہیں کروں گا (4) سُنی سنائی باتوں میں آکر کسی سے تعلّقات خراب نہیں کرلوں گا (5) بدگمانیوں (6) عیب دَریوں

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

(7) دل آزاریوں (8) غیبتوں (9) چُغلیوں (10) اِلزام تراشیوں اور شَماتَت (یعنی کسی کے نقصان پر خوش ہونے) سے بچتا رہوں گا (11) غیبت و چُغلی سُننے سے بھی بچوں گا (12) جہاں تک ہو سکا اسلامی بھائیوں میں صُلْح کروانے کی کوشِش کروں گا (13) جس جس نے میری دل آزاری کی اُس کو اللہ کریم کی رِضا کے لیے مُعاف کرتا ہوں (14) جو کوئی آئندہ میرا دل دُکھائے اُس کو بھی اپنا حق پیشگی معاف کرتا ہوں (یاد رہے! پیشگی مُعاف کر دینے والے مسلمان کی بِلا اِجازتِ شَرْعی دل آزاری کرنے والا خدائے ذُوالْجلال کی نافرمانی کے وَبال میں بہرحال گرِفتار ہوگا) (15) جو میرے ساتھ بُرائی کرے گا حکمِ قرانی کی اِطاعَت کرتے ہوئے اُس کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشِش کروں گا (16) یہ رِسالہ (ناراضیوں کا عِلاج) کم از کم 12 عدد تقسیم کروں گا (خُصُوصاً اپنے رِشتے داروں اور اُن مسلمانوں تک پہنچایئے جن کی آپس میں ناراضیاں ہوں)

یااللہ پاک! ہم سب کو پیار مَحَبَّت کے ساتھ رہنے اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ناراض مسلمانوں میں صُلْح صَفائی کروانے کا ثواب کماتے رہنے کی سَعادت نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

۲۵ ذیقعدۃ شریف ۱۴۴۴ھ

15-06-2023

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى الله عليه واله وسلم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

فہرس

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1
امامِ حسن و امامِ حسین کی صُلح کا ایمان افروز واقعہ	1
جنّت کی طرف پہل کرنے کا نُسخہ	2
شیطان آپس میں لڑواتا ہے	3
سب صُلح وصفائی کے ساتھ رہیں	4
غُصّہ فساد کی جڑ ہے	4
غُصّے کی تعریف	5
جہنّم کا مخصوص دروازہ	5
مالِک بن دینار کے غصّہ پی جانے کی برکت (واقعہ)	5
غصّے سے بُغض وکینہ پیدا ہوتا ہے	6
کینے کی تعریف	7
مغفِرت میں رُکاوٹ	7
عداوت رکھنے والے کی شامت	7
بِلاوجہِ شَرعی قطعِ تعلُّق گُناہ ہے	8
تین قسم کے افراد	8
عیب چُھپانے کی فضیلت	9
عیب کی وَضاحت!	9
مسلمان کیسا ہونا چاہئے؟	10
عیب چُھپاؤ، جنّت پاؤ	11
جب لڑائی ٹھن جاتی ہے	11
غیبت کا عذاب	11
غیبت کی تعریف	12
تُہمت کا عذاب	12

عنوان	صفحہ
بددُعا دینا انتِقام ہے	12
جھگڑے سے بچنے کی فضیلت	13
مسلمان کسے کہتے ہیں؟	13
اِیذائے مسلم	14
بُرا بھلا کہنا باعثِ عذاب ہے	15
فِتنہ جگانے والے پر لعنت	17
دُشمن کو دوست بنانے کا قرآنی نُسخہ	17
حُسنِ سُلوک کا نتیجہ	18
بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی دو مثالیں	18
(1) عام مُعافی کا اعلان	18
(2) مارنے والے کو مُعاف کر دیا	19
مُعافی کے مُتعلِّق ارشادِ الٰہی!	20
جنّت پانے کے تین نُسخے	20
بہادُری	21
اللہ کریم صُلح کروائے گا	21
صُلح کروانا سُنّت ہے	22
صُلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے	24
امامِ حسن رضی الله عنه نے صُلح کروائی	24
نَفل نَماز و خیرات سے افضل کام	25
ہر لفظ کے بدلے ثواب	25
اچھا اسلامی بھائی کون؟	26
16 نیّتیں	26
مآخذ و مراجع	29

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

www.dawateislami.net

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ
قرآنِ کریم	
تفسیرِ وسیط	دارالمصور عربی مصر
تفسیرِ کشاف	مکتب الاعلام الاسلامی ایران
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسلم	دارالکتاب العربی بیروت
ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسند ابویعلٰی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسند عبد بن حمید	عالم الکتب بیروت
معجم اوسط	دارالفکر بیروت
سننِ کبریٰ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مستدرک	دارالمعرفۃ بیروت
الزہد لابن المبارک	دارالکتب العلمیۃ بیروت

کتاب	مطبوعہ
الترغیب والترہیب	دارالحدیث قاہرۃ
جامع صغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ تہران
الشفا	دارالکتب العلمیۃ بیروت
طبقات الصوفیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تاریخ قزوین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
ترتیب المدارک	دارالکتب العلمیۃ بیروت
حدیقہ ندیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
ذخائر العقبٰی	مکتبۃ الصحابۃ جدۃ
المفردات	دارالقلم دمشق
فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
حیاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

غربت پر صبر کا انعام

حضرتِ حسن بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 197 ہجری) کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ، یعنی: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ جواب دیا: غَفَرَلِیْ بِصَبْرِیْ عَلَی الْفَقْرِ فِی الدُّنْیَا، یعنی: مجھے دنیا میں فقر (یعنی تنگدستی) پر صَبْر کی وجہ سے بخش دیا۔

(الصبر والثواب علیه لابن ابی الدنیا، قول نمبر92)

978-969-722-160-8
01080807

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net